نام: محمد اکرم رضا
نگراں: پروفیسر محمد اسحاق، شعبۂ اسلامک اسٹڈیز جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی
عنوان برائے تحقیق: فردوسیہ سلسلۂ تصوف شیخ شرف الدین احمد یحیٰ منیری کے حوالے سے
keywords: بہار کی خانقاہ، سلسۂ فردوسیہ، مخدوم جہاں، مخدوم الملک، بلخیہ فردوسیہ۔

تلخیص

ہندوستان اس اعتبار سے بڑا زرخیز ثابت ہوا ہے کہ یہاں جس قدر غیر ملکی حکمرانوں نے یہاں کے باشندوں پر حکومت کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے اس سے کہیں زیادہ صوفیہ ءکرام نے ہندوستانیوں کے دلوں پر علمی، روحانی اور فطری حکومت کرنیکا تاریخی کارنامہ انجام دیا ہے اور ظاہر ہے قانون قدرت کے خلاف کچھ نہیں ہوتا چنانچہ جس کے حصے میں جو مقام مقدر تھا، وہ میسر آیا۔
لیکن یہ موضوع بحث نہیں بلکہ یہ ہے کہ روحانی سلسلہ ءطریقت کے چار معروف و مشہور طریقے ہیں (۱) سلسلہ ءقادریہ (۲) سلسلہ ءچشتیہ (۳) سلسلہ ءنقشبندیہ (۴) سلسلہ ءسہروردیہ اور یہ چاروں سلاسل ہندوستانی نہیں بلکہ ان کی پرورش ہندوستان میں ہوئی ہے۔ لیکن چند سلاسل ایسے ہیں جو خالص ہندوستانی ہیں، ان میں سلسلہ ءاشرفیہ، سلسلہ ءفردوسیہ، نظامیہ، صابریہ، مجددیہ، ابوالعلائیہ، برکاتیہ، رضویہ اور تیغیہ وغیرہ ہیں لیکن ان کی حیثیت بہر حال شاخ کی ہے اور شاخ کی حیثیت سے ہی انہیں یاد رکھنا چاہئے۔
ان ہندوستانی سلاسل میں سلسلۂ سہروردیہ کی ایک شاخ فردوسیہ بھی ہے جس کی ابتدا ۶۱۰ھ بعد حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ سے منسوب ہے جس کا مختصر تعارف یوں ہے۔
شیخ نجم الدین کبریٰ اور شیخ علاؤالدین طوسی دونوں آپس میں بھائی تھے، یہ دونوں ایک دن شیخ ضیاء الدین سہروردی کی بارگاہ میں تشریف لائے اور عرض کیا کہ سخت اور مسلسل ریاضت و مجاہدہ کے بعد بھی اب تک ہمارا مقصود حقیقی حاصل نہیں ہو رہا ہے، کیا کریں؟ تو شیخ ضیاء الدین نے کہا کہ ہم بھی اس میں مبتلا ہیں، ایسا کرتے ہیں کسی صاحب دل شیخ طریقت سے تعلق ارادت قائم کر لیتے ہیں تاکہ مراد تک رسائی میں آسانی ہو۔ اس کے بعد تینوں حضرت شیخ وجہ الدین ابوحفص عمویہ کی بارگاہ طریقت و حقیقت میں حاضر ہوئے اور مرید ہو گئے۔
شیخ نے بیعت کے بعد شیخ ضیاء الدین اور شیخ علاؤالدین کو خلافت و شجرۂ طریقت عطا کر کے اپنے اپنے شہروں میں واپس جا کر بندگانِ خدا کی رہبری کا حکم دیا جب کہ شیخ نجم الدین کبریٰ کا ہاتھ شیخ ضیاء الدین کے حوالے کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کو اپنے ساتھ رکھو! تمہارا نام اس سے روشن ہوگا چنانچہ شیخ نجم الدین آپ کی تربیت میں رہنے لگے۔
اس کے ٹھیک سات ماہ بعد حضرت شیخ ضیاء الدین ابونجیب سہروردی نے شیخ نجم الدین کبریٰ کو خلافت و اجزت عطا کرتے ہوئے فرمایا **”شما مشائخ فردوس ہستید“** اسی فرمان کے بعد شیخ نجم الدین کبریٰ علیہ الرحمہ کے ساتھ فردوسی کی نسبت قائم ہوئی لیکن آپ کے بعد دو خلفاء تک اس نسبت کا استعمال بالکل نہیں تھا یہاں تک کہ خود نجم الدین کبریٰ نے بھی کہیں ”فردوسی“ نسبت کو اپنے لئے استعمال نہیں کیا بلکہ

تقریباً نصف صدی بعد حضرت شیخ رکن الدین فردوسی رحمتہ اللہ علیہ کے وقت میں یہ نسبت باضابطہ شروع ہوئی ہے پھر سب کی تحریر و تقریر، اور زبان وقلم کے ذریعہ ایک خالص ہندوستانی سلسلۂ طریقت کی حیثیت سے ''فردوسی سلسلۂ طریقت'' کولکھا اور بولا جانے لگا۔

اس سے پہلے کی تحریروں میں شیخ نجم الدین کبریٰ یا شیخ سیف الدین باخرزی یا شیخ نجیب الدین فردوسی کے ساتھ ان کے دور کے اہل زبان وقلم نے فردوسی کا استعمال نہیں کیا ہے۔

شیخ نجم الدین کبریٰ اپنے طالب علمی کے دور میں بڑے بحاث تھے، کسی بھی موضوع پر کسی سے بھی سبقت لے جاتے تھے اور کوئی بھی ان سے علمی مقابلہ آرائی کرنے کی جرأت نہیں رکھتا تھا، اس لئے آپ کو الطامتہ الکبریٰ (بڑی آفت) کہا جانے لگا، پھر کثرت استعمال کے سبب ''طامہ'' تو غائب ہوگیا لیکن ''کبریٰ'' شیخ نجم الدین کے نام کا حصہ بن کر آج بھی زندہ ہے اور اسی کبریٰ کی طرف نسبت کرتے ہوئے سلسلۂ سہروردیہ کی ایک شاخ ''کبرویہ'' بھی شروع ہوئی۔

بہر حال یہ تسلیم شدہ تاریخی مسئلہ ہے کہ سلسلۂ فردوسیہ کے بانی حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ خوارزمی ہیں اور ظاہر ہے آپ غیر ہندوستانی ہیں اس کے باوجود یہ سلسلہ ہندوستانی ہے اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ خوارزم میں آپ کے خلفاء میں ایک اہم نام شیخ سیف الدین باخرزی کا ہے، آپ کے ایک جلیل القدر خلیفہ حضرت خواجہ بدرالدین سمرقندی جب ہندوستان تشریف لائے تو ان کے ساتھ ہی سلسلۂ فردوسیہ بھی ہندوستان آیا لیکن اس وقت تک یہ سلسلہ معروف نہیں تھا، شیخ بدرالدین سمرقندی کے مرید وخلیفہ حضرت رکن الدین فردوسی نے سب سے پہلے نام کے آخر میں فردوسی لکھنے کا رواج شروع کیا اور اسی وقت سے فردوسیہ سلسلہ بولا اور لکھا جانے لگا۔ لیکن حضرت نجیب الدین فردوسی کے مرید خلیفہ حضرت شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری نے اپنی علمی خدمات ملفوظات ومکتوبات کے زریعہ اس سلسلہ کو بام عروج پر پہونچادیا، شیخ شرف الدین منیری کا تعلق بہار کے ضلع نالندہ، منیر سے ہے وہیں بہار شریف میں آپ کا مزار اور خانقاہ بھی ہے۔ شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری کی بہت ساری کتابیں ہیں مکتوبات میں مکتوبات صدی اور مکتوبات دوصدی بہت مشہور ہے اس آپ کے ان تمام خطوط کو جمع کر دیا گیا ہے جو آپ اپنے ان مریدوں کی اصلاح وتربیت کے لئے لکھا کرتے تھے جو آپ کی مجلس میں حاضر ہونے سے قاصر تھے۔ اس کے علاوہ ملفوظات میں معدن المعانی وغیرہ معروف ومشہور ہیں۔

میرا یہ مقالہ مقدمہ کے علاوہ درج ذیل پانچ ابواب اور خاتمہ پر مشتمل ہے

(۱) باب اول: ہندوستان میں سلاسل طریقت آغاز وارتقاء

(۲) باب دوم: ہندوستان میں سلسلۂ فردوسیہ کا آغاز وارتقاء

(۳) باب سوم: سلسلۂ فردوسیہ اور شیخ شرف الدین احمد یحیٰ منیری

(۴) باب چہارم: فردوسی تعلیمات اور شیخ شرف الدین احمد یحییٰ منیری

(۵) باب پنجم: شیخ شرف الدین یحییٰ منیری کے خلفاء ودیگر فردوسی مشائخ